كنوز الصلاة - أوردو

# نماز کے خزانے

جاليات

197

شعبة توعية الجاليات بالزلفي
هاتف: ٤٢٣٤٤٦٦ ٠٦ فاكس: ٤٢٣٤٤٧٧ ٠٦ ص-ب: ١٨٢

# كنوز الصلاة

ترجمه للغة الأردية

## شعبة توعية الجاليات في الزلفي

الطبعة الأولى: ١٤٣٥/١هـ

ح شعبة توعية الجاليات بالزلفي

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

شعبة توعية الجاليات بالزلفي

كنوز الصلاة - الزلفي، ١٤٣٤هـ

ردمك: ٥-٤٦-٨٠١٣-٦٠٣-٩٧٨

(النص باللغة الأردية)

١ - الصلاة أ- العنوان

ديوي ٢٥٢.٢ ١٤٣٤/١٠٦٩٩

رقم الايداع: ١٤٣٤/١٠٦٩٩

ردمك: ٥-٤٦-٨٠١٣-٦٠٣-٩٧٨

الصف والإخراج : **شعبة توعية الجاليات بالزلفي**

اللہ الرحمٰن الرحیم

# پیش لفظ

**الحمد لله رب العالمين و الصلاة و السلام على افضل المرسلين. اما بعد:**

بے شک نماز اسلام کا دوسرا رکن اور اسلام کا ستون ہے، مسلم اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی علامت ہے، اللہ کا فرمان ہے:

**﴿وَ أَقِيمُوا الصَّلاَةَ وَلاَ تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾**[سورة الروم: ٣١]۔

''اور نماز قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ''۔ ارشاد رسول گرامی ہے:

**(اَلْعَهْدُ الَّذِى بَيْنَنَا وَبَيْنَهُم الصَّلاَةَ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ).**

''ہمارے اور ان کے درمیان جس چیز کا عہد ہے وہ ہے نماز، جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا''۔[احمد ٥/٣٤٦، ترمذی ٢٦٢١]۔

انسان نماز کی حفاظت کر کے ہی اپنے دین کی حفاظت کر سکتا ہے، جیسے امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی موطا میں نافع سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا: ''تمہارے امور میں میرے ہاں سب سے اہم چیز نماز ہے، جس نے اس کی حفاظت کی، اور اس پر کاربند رہا، اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اور چیزوں کو بہت زیادہ ضائع کرنے والا ہے''۔[موطا /٥]۔

سب سے آخر میں ٹوٹنے والا اسلام کا کڑا یہی نماز ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول ﷺ نے فرمایا: ''ایک ایک کر کے اسلام کے کڑے ٹوٹنے لگیں گے، جب بھی کوئی کڑا ٹوٹے گا لوگ اس کے بعد والے کڑے کو چمٹ کر رہیں گے، پس ان میں کا سب سے پہلا کڑا جو ٹوٹے گا وہ ہوگا حکم اور آخری کڑا جو ٹوٹے گا وہ ہوگی نماز''۔
[مسند احمد ٢١٥/٥، الطبراني في الكبير ٧٤٨٦، مستدرك حاكم ٩٢/٤، حاکم نے اسے صحیح کہا، تعظیم قدر الصلاۃ لمحمد بن نصر (٤٠٧)، موارد الظمان (٢٥٧)۔ یہ حدیث حسن ہے]۔

امام احمد بن حنبلؒ نے اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ 'نماز چھوڑنے والا کفر کا ارتکاب کرتا ہے'، اور اس بات پر بکثرت دلائل ہیں، اسی لئے صحابہ کا اجماع ہے کہ تارک صلاۃ کافر ہے۔

مجاہد کہتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ تمہارے ہاں اللہ کے رسول ﷺ کے زمانہ میں اعمال میں کونسی چیز کفر وایمان میں فرق کرنے والی تھی، انہوں نے جواباً فرمایا: نماز۔ [محمد بن نصر: 'تعظيم قدر الصلاة' ٨٩٢، لالکائی: 'شرح اصول اعتقاد اهل السنة' ١٥٣٨، ابن بطہ: 'ابانه' ٨٧٦ اور خلال: 'السنة' ١٣٧٩۔ اس کی سند حسن ہے اس میں کوئی حرج نہیں]۔

سائل کا یہ کہنا کہ 'تمہارے ہاں' سے مراد مسلمانوں کے ہاں، اور وہ مسلمان جو رسول ﷺ کے زمانہ میں تھے وہ صحابہ تھے۔

ابوزبیر کہتے ہیں میں نے سنا، ایک آدمی نے جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ 'کیا آپ لوگ گناہ کو شرک تصور کرتے تھے؟' انہوں نے کہا: 'نہیں'۔ پھر سوال کیا گیا کہ: کفر اور بندہ کے (ایمان

کے ) درمیان فرق کرنے والی چیز کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: 'نماز کا چھوڑنا'۔ اس کی سند حسن ہے۔ اسی طرح کی ایک اور روایت لالکائی نے ابوزبیر سے کی ہے کہ جابر ﷛ سے سوال ہوا کہ 'کیا آپ لوگ گناہ کو کفر شمار کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: 'نہیں'۔ کفر اور بندے کے (ایمان کے ) درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہی ہے'۔ [لالکائی: ۱۵۷۳]۔

اس کی تائید میں حسن کا یہ بیان ہے کہ مجھے اصحاب رسول ﷺ سے یہ بات پہنچی وہ کہا کرتے تھے کہ 'بندہ کے (ایمان) اور اس بات کے درمیان کہ وہ شرک کرے، کافر ہو جائے فرق صرف بغیر عذر کے نماز کا چھوڑنا ہے۔ [الخلال نے 'السنة' ۱۳۷۲ میں، ابن بطہ نے 'الابانة الکبریٰ' ۸۷۷ میں اور لالکائی نے 'اعتقاد اهل السنة' ۱۵۳۹ میں ذکر کیا ہے۔ حسن سے مراد حسن بصریؒ ہیں، اور یہ بات معروف ہے کہ انہوں نے صحابہ کی ایک بڑی جماعت کو پایا اور ان سے سنا]۔

اس بات کی تائید میں ایک اور دلیل بھی ہے جو شقیق بن عبداللہ العقیلی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: 'اصحاب محمد ﷺ اعمال میں سے سوائے نماز کے چھوڑنے کے کسی اور چیز کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔

[ابن ابی شیبہ 'ایمان' ص ٤٦، 'جامع ترمذی' ۲۶۲۲ اور محمد بن نصر نے تعظیم قدر الصلاة ۹٤۸۔ اس کی سند صحیح ہے اور اس حدیث کے رُواۃ میں عبدالاعلی بن عبدالاعلی نے جریری سے ان (جریری) کے تغیر سے پہلے اس حدیث کو سنا۔ جیسے عجلی نے تاریخ الثقات صفحہ ۱۸۱ میں ذکر کیا ہے: وعبد الاعلى من اصحهم سماعا، سمع منه قبل ان يختلط بثمان سنين. انتهى۔]۔

مذکورہ روایت خلال نے ('السنة' ۱۳۷۸) ان الفاظ میں بیان کی ہے: اعمال میں سے سوائے نماز کے چھوڑنے کے اور کسی چیز کے بارے میں، ہم نہیں جانتے کہ وہ کفر ہے۔

محمد بن نصر نے ایوب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں: نماز کا چھوڑنا کفر ہے، جس میں کوئی اختلاف نہیں۔[تعظیم قدر الصلاۃ ٩٧٨]۔

ابن نصر نے ہی کہا میں نے سنا اسحاق سے انہوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ سے یہ بات صحیح ثابت ہے کہ جو شخص بغیر عذر کے، جان بوجھ کر یہاں تک کہ وقت نکل جائے پھر بھی نماز نہ پڑھے تو وہ کافر ہے۔[٩٩٠]۔ میں نے کہا: اسحاق سے مراد اسحاق بن راھویہ ہے، جنکا شمار ان لوگوں میں سے نہیں ہے، جو عہد صحابہ کے بعد آئے اور اس مسئلہ میں اختلاف کیا، اسی لئے ان کے شاگرد محمد بن نصر 'تعظیم قدر الصلاہ ٩٢٥' میں فرماتے ہیں: پھر تارک صلاۃ کو کافر قرار دینے والی، اس کو ملت اسلامیہ سے خارج کرنے والی اور اقامت صلاۃ کے منکر سے قتال کی اجازت دینے والی نبی ﷺ سے مروی احادیث کو ذکر کیا، پھر صحابہ سے بھی ہمیں اسی مفہوم کی روایات ملیں، ان میں سے کوئی ایک بھی اس سے اختلاف رکھنے والا ہم نے نہ پایا۔ اس کے (صحابہ) کے بعد کے زمانہ کے اہل علم نے نبی ﷺ اور صحابہ سے تارک صلاۃ کو کافر قرار دینے والی اور نہ پڑھنے والے کو واجب القتل قرار دینے والی مرویات کی تاویل میں اختلاف کیا۔ انتھی۔

میں نے کہا: عبداللہ نے 'السنة' میں، ابن نصر نے 'تعظیم قدر الصلاۃ' میں، خلال نے 'السنة' میں، آجری نے 'الشریعة' میں اور ابن بطۃ نے 'ابانة' میں صحابہ وغیرہم کی ایک جماعت سے تارک صلاۃ کے کافر ہونے کی روایات بیان کی ہیں، اور بعض نے تو مستقل باب باندھا کہ تارک صلاۃ کافر ہے اور اس پر دلائل کو ذکر کیا۔

برادر سلیمان بن فهد العتيبي نے ایک کتاب تالیف فرمائی جسکا نام رکھا **كنوز الصلاة** (نماز کے خزانے)۔جس میں اس عظیم فریضہ کی اہمیت کو اجاگر کیا، دین اسلام میں اس کی منزلت کو بیان کیا اور نماز کا حکم اور اس کے فوائد کو واضح کیا اور اس نماز میں جو خصوصی امتیازات ہیں جو اور عبادتوں میں نہیں ہیں ان کو بھی کھول کر بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اسمیں کیا کچھ اجر وثواب ہے اس کا بھی تذکرہ کیا۔ اللہ ان کو مزید نیک توفیق دے اور ان کی اس کاوش کا بہتر بدلہ عنایت فرمائے۔

کاتب سطور

عبداللہ بن عبدالرحمٰن السعد

# مقدمہ

**الحمد لله الملك الجبار، الواحد القهار، و أشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له، رب السماوات والارض وما بينهما العزيز الغفار. وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، أنعم الله عليه بمعراج الى السماء ليتلقى تكليف الصلاة، فكانت بعد العقيدة اول الواجبات، وللمؤمنين اهم السمات.**

بے شک نماز نفس کی تربیت اور روح کو پاک کرتی ہے، دل کو روشن کرتی ہے جس سے اس میں اللہ کی عظمت و جلال نشو نما پاتا ہے، نیز آدمی کو سعادت بخشتی ہے اور اس کو اچھے اخلاق سے آراستہ و پیراستہ کرتی ہے۔ یکے بعد دیگرے جتنے رسول آئے ہیں ان تمام کی یہ وہ سنت ہے جو توحید کے بعد بڑا اہم مقام رکھتی ہے۔ یہ اسماعیل علیہ السلام ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَكَانَ يَأْمُرُ اَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ﴾

اور وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز کا حکم دیتا رہتا تھا۔[مریم:۵۵]۔

اور اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے کہا:

﴿وَ اَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكوٰةِ مَادُمْتُ حَيًّا﴾

اور اس (اللہ) نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب تک بھی میں زندہ رہوں۔[مریم:۳۱]۔

نماز کے ذریعہ روزانہ اللہ سے تعلق استوار ہوتا ہے، اس کے ذریعے بندہ ایسی روحانی قوت حاصل کرتا ہے، جو اس پر مشقت تکلیف (واجب) کی ادائیگی میں اس کا معاون بن جاتی ہے۔

بے شک نماز میں بڑے قیمتی خزانے ہیں جو ہمارے آنکھوں کے سامنے پھیلے ہوئے ہیں، لیکن جس کے دل کی آنکھیں اندھی ہوں وہ اُن سے بہت دور ہیں۔ بے شک نماز کے تین چھپے ہوئے خزانے ہیں، اللہ سے طلبِ مدد کے بعد پھر بحث وجستجو اور پختہ عزم واخلاص کے ساتھ ممکن ہے کہ آپ صرف ایک نماز کے ذریعہ مسلمانوں میں سب سے بڑے دھنی ہو جائیں۔

پہلا مفقود خزانہ ہے **نماز کی تیاری** کا خزانہ، جسے آپ وضو، اذان کا جواب اور نماز کی طرف اول وقت میں آتے ہوئے پا سکتے ہیں۔

دوسرا چھپا ہوا خزانہ جسکا حصول اس صورت میں ممکن ہے کہ آپ نماز کو اس کی اصلی شکل میں پورے خشوع وخضوع اور اطمینان کیساتھ بجالاتے ہوئے اس کے گہرائی میں غوطہ لگائیں۔

تیسرا قیمتی خزانہ جسے آپ نماز کے بعد کے اذکار، سنت مؤکدہ کی پابندی اور ایک نماز کے بعد دوسرے نماز کے انتظار جیسے اعمال صالحہ کے ذریعہ پا سکتے ہیں۔

اور اخیر میں اللہ سے دعا ہے کہ اس کتاب میں جو کمی کوتاہی ہوئی ہو اسکو درگذر فرمائے اور بخش دے اور اسے مسلمانوں کے لئے مفید بنائے۔ رب کریم کی بارگاہ میں یہ بھی درخواست ہے کہ میری اس حقیر کوشش کا دوہرا اجر عطا فرمائے، ایک اجتہاد کا اجر اور دوسرا اس میں جو درست ہے اس کا اجر۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

ابوسلطان سلیمان بن فهد العتیبی

ص.ب: ۱۲۷۰۱۴۴ الریاض ۱۱۳۵۲ - ۲۲/۱۰/۱۴۲۱ھ

# نماز کے خزانے

نماز میں بڑے خزانے ہیں جن سے بہت سے لوگ بے خبر ہیں، یہ خزانے اجر وثواب اور نیکی و درجات سے بھرے پڑے ہیں، انہیں ہماری اپنی نظروں سے اوجھل رکھنے اور ان سے غافل رکھنے کی شیطان نے ٹھان رکھا ہے، جب ہم اپنی گہری نیند سے بیدار ہوئے تو اِن بہت ساری نیکیوں سے محروم کرنے کے لئے شیطان نے تھوڑے سے اجر پر قانع کر دیا، جس کے نتیجہ میں ہم کسی ایک نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو اس حال میں کہ ایک نیکی بھی ہمارے پلے نہیں رہ جاتی۔۔ایسی حالت سے ہم اللہ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔

اسی لئے مناسب سمجھا کہ پھڑ پھڑاتے جہادی علم (جھنڈے) کو اٹھا کر 'ایمان باللہ'، 'قول وعمل میں اخلاص' کے ہتھیار سے لیس ہوکر، 'صبر' 'ذکر' کے قلعہ میں محفوظ ہوکر اور 'خشوع وخضوع' کے زرہ پہن کر 'نفس' 'خواہشات' اور 'شیطان' کے خلاف جہاں کہیں ان کا سامنا ہو جنگ کا اعلان کریں، تاکہ ہم گذرے دنوں میں چھوٹی ہوئی اپنی نمازوں اور ان کے خزانوں کی پھر سے حفاظت کر سکیں۔

کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ہم اپنے خواب غفلت سے بیدار ہوں، صالحین کے قافلے سے جاملیں، ہمارے نیکیوں کے سیونگ اکاؤنٹ کو بڑھائیں اور اللہ کی رحمت ومغفرت کے منتظر ہوں تاکہ نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل ہوں۔

بے شک نماز کے بڑے ہی خزانے ہیں، جن میں سے بعض کا حصول نماز سے پہلے ممکن ہے، جب کہ بعض کا دوران نماز اور کچھ نماز کے بعد۔

تو آیئے ہم نماز میں چھپے تین خزانوں کے بحث وجستجو کے سفر کا آغاز کریں قول وعمل کے ساتھ، 'اخلاص' و 'ہمت' کی کشتی میں۔

۱- پہلا خزانہ نماز سے پہلے؛ وہ ہے: نماز کی تیاری

۲- دوسرا خزانہ دوران نماز؛ وہ ہے: نماز کی ادائیگی

۳- تیسرا خزانہ بعداز نماز؛ وہ ہے: نماز کے بعد کے اذکار وافعال۔

---

## پہلا خزانہ
## نماز کی تیاری

ہمارے لئے اس قیمتی خزانہ کا حصول نماز میں داخل ہونے سے پہلے ممکن ہے، وہ اس طرح کہ جب ہم نماز سے پہلے کی ظاہری اور معنوی تیاریاں کرر ہے ہوتے ہیں تو اللہ کی توفیق سے اس انمول خزانے کے مالک بن سکتے ہیں۔ یہ لیجئے اس خزانے کے مالک بننے کے طریقے بغور پڑھئے:

### ۱- وضو

وضو کی بڑی فضیلت ہے، نیکیاں حاصل کرنے اور اجر وثواب کے دو چند ہونے کا یہ پہلا زینہ ہے، وضو کرتے ہوئے ہم درجہ ذیل نیکیاں پا سکتے ہیں:

### (الف) اللہ کی محبت:

اللہ کا فرمان ہے: ﴿بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے﴾ [سورۃ البقرہ:۲۲۲]۔

اللہ ہم سے محبت کرے اس سے بڑھ کر اور کونسا اجر چاہئے۔ شیخ عبدالرحمٰن السعدی رحمہ اللہ اپنی تفسیر (تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان) میں فرماتے ہیں: بے شک اس آیت میں پاک رہنے والوں سے مراد گناہوں سے پاک رہنے والے ہیں اور اس میں حسی نجاستوں اور ناپاکیوں سے پاک ہونا بھی شامل ہے۔ اس میں مطلق طور پر طہارت کی مشروعیت

کا ذکر ہے اس طرح کہ اللہ اس خوبی سے متصف لوگوں کو پسند فرماتا ہے، اور اسی لئے نماز وطواف کی صحت اور قرآن کے چھونے کے جواز کے لئے طہارت (وضو) شرط مطلق ہے۔

## (ب) وضو کے قطروں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتے ہوئے جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے سے وہ تمام خطائیں نکل جاتی ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا (یعنی آنکھوں سے سرزد ہونے والے گناہ معاف ہو جاتے ہیں) پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا (فرمایا) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا تھا (یعنی ان کا ارتکاب ہاتھوں نے کیا تھا) اور جب اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے پیر چل کر گئے تھے، یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر نکل آتا ہے۔[مسلم:۲۴۴]۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے (سنت کے مطابق پورا پورا) وضو کیا تو اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔[مسلم:۲۴۵]۔

[حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بھی آدمی نماز پڑھنے کی خاطر وضو کرتا ہے تو پانی کے پہلے ہی قطرے سے اس کی ہتھیلیوں سے اس کے گناہ گرنے لگتے ہیں، جب وہ کلی کرتا،

ناک میں پانی چڑھا کر، ناک جھاڑتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرے سے ہی زائل ہو جاتے ہیں، جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے پہلے قطرے سے ہی اس کی آنکھوں اور کانوں کے گناہ اتر جاتے ہیں، اور جب وہ کہنیوں تک ہاتھوں اور ٹخنوں تک پاؤں دھوتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے، نیز ہر طرح کے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو کر نکلتا ہے جیسے اس وقت تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔[مسند احمد ٣٦ / ٦٠١، صحیح الترغیب ١٨٧، الصحیحه ١٧٥٦۔اضافہ از مترجم]۔

## (ج) قیامت کے دن اعضائے وضو چمکتے ہونگے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے لوگوں کو قیامت والے دن اس حال میں پکارا جائے گا کہ وضوء کے نشانات سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے۔ پس تم میں سے جو شخص اپنی یہ روشنی بڑھانے کی طاقت رکھے تو وہ ضرور ایسا کرے (یعنی اعضائے وضوء کو ان کی مقدار سے زیادہ دھونے کی کوشش کرے تا کہ روشنی میں مزید اضافہ ہو)۔[بخاری:١٣٦، مسلم:٢٤٦]

حدیث میں وارد لفظ 'غرہ' گھوڑے کے چہرے کی سفیدی کو کہتے ہیں۔

اور 'تحجیل' کہتے ہیں اس کے پیروں کے سفیدی کو، جو اس کے حسن وجمال کو اور بڑھا دیتا ہے۔

قیامت کے دن اعضائے وضوء کے روشن ہونے (چمکنے) کو اللہ کے رسول ﷺ نے 'غرہ' اور 'تحجیل' سے تشبیہ دی ہے۔

## (د) گناہوں کا مٹایا جانا اور درجات کی بلندی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ خطائیں مٹا دیتا ہے اور درجے بلند فرماتا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا مشقت اور ناگواری کے باوجود کامل وضوء کرنا، مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا پس یہی رباط ہے، پس یہی رباط ہے۔[مسلم:۲۵۱]۔

'مشقت اور ناگواری' یعنی سخت ٹھنڈی، یا ایسی بیماری جس میں انسان حرکت نہ کرسکتا ہو وغیرہ جس میں انسان کو وضو کرنا مشکل ہو، تو اب جوان مذکورہ امور کی انجام دہی میں مداومت اختیار کرے اللہ سے گناہوں کی بخشش اور نیکیوں کے اضافے اور اس کے جنت میں داخلہ کی امید کے ساتھ تو ایسے آدمی کو تشبیہ دی اس شخص سے جو عین دشمن کے نرغے میں رہ کر مسلمانوں کی چوکیداری کر رہا ہو، اور اپنے اس عمل کے ذریعہ اللہ سے شہادت اور مغفرت کا متمنی ہو۔

اور بعض نے کہا: ان اعمال کو 'رباط' کہا گیا، اس لئے کہ یہ اس آدمی کو گناہوں سے روکے رکھتی ہیں۔واللہ اعلم۔[المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح للدمیاطی]۔

## (ہ) گناہوں کی بخشش اور جنت میں داخلہ:

حُمران مولی عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی وضو کرتے دیکھا ہے جیسے ابھی میں نے کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری

طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت پڑھے، جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے، تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔[بخاری:۱۶۰، مسلم:۲۲۶]۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو بھی اچھی طرح وضو کرے اور اپنے دل و جان کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہوتی ہے۔[مسلم: ۲۳۴، ابوداود:۹۰۶]۔

## ۲- وضو کے بعد کی دعا:

وضو کے بعد کی دعاؤں کی بھی بڑی فضیلت ہے، ہم ابھی پہلے خزانے میں موجود مزید اجر وثواب کے تلاش ہی میں لگے ہوئے ہیں، تو وضو کے بعد جو مُعَیَّن اذکار وادعیہ ہیں ان کے ذریعہ ہم درج ذیل فوائد حاصل کرسکتے ہیں۔

### (الف) جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہیں داخل ہونے کی آزادی:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص وضو کرے اور کامل وضو کرے، پھر کہے: اَشْهَدُ اَن لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيکَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُه [ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی ساجھی وشریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں] تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، وہ جس میں سے چاہے اندر داخل ہوجائے۔[مسلم:۲۳۴]۔

## (ب) کاغذ یا چمڑے میں اس کا عمل لکھا جائے گا اور اس پر مہر لگائی جائے گی جو قیامت کے دن تک توڑی نہ جائے گی:

حضرت ابو سعید خدری ﷛ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا، پھر یہ دعا پڑھی: **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوبُ اِلَیکَ،** تو اسے ایک کاغذ یا چمڑے میں لکھا جائے گا پھر اس پر مہر لگائی جائے گی، جسے قیامت کے دن تک توڑا نہ جائے گا۔ [الترغیب والترھیب للمنذری [۱/۱۷۲]۔ اس حدیث کے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں اور الفاظ طبرانی اوسط کے ہیں، نیز اس کو نسائی نے بھی روایت کیا ہے، اور اس کے آخر میں ہے: (اس پر مہر لگائی جائے گی پھر عرش کے نیچے اسے رکھا جائے گا جسے قیامت کے دن تک توڑا نہ جائے گا) اور نسائی نے اس حدیث کو ابو سعید پر موقوف ہونے کو درست قرار دیا]۔

## (۳) مسواک:

ابھی ہم یکے بعد دیگرے مختلف نیکیوں کے حصول میں ہی لگے ہوئے ہیں، اور اس وقت یہ (مسواک) کا اسٹیشن [Station] ہے، تو لیجئے یہ عظیم ثواب:

☆ مسواک منہ کی پاکی اور رب کی رضامندی کا ذریعہ ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ کی پاکی اور رب کی رضامندی وخوشنودی کا ذریعہ ہے۔

[اس حدیث کو نسائی [۵]، ابن خزیمہ [۱۳۵]، ابن حبان [۱۰۶۷] رحمہم اللہ نے روایت کیا، بخاریؒ نے جزم کے ساتھ تعلیقاً ذکر کیا [۱۹۳۴ سے پہلے]، جبکہ امام احمد [۷] نے ابن عمر سے اور طبرانی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے]۔

## ﴿۴﴾ نماز کے لئے جلدی کرنا:

نماز کی طرف اول وقت میں پہنچنے کی بڑی فضیلت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور پہلی صف میں (شرکت کے ثواب کو) اگر لوگ جان لیتے، اوراس موقعہ کو پانے کے لئے اگر قرعہ اندازی کی ضرورت پڑتی تو قرعہ اندازی بھی کر لیتے۔ اوراگر وہ جانتے کہ (نماز کے لئے) اول وقت میں آنے کی (کیا فضیلت ہےتو) اس کی طرف دوڑ پڑتے۔ [بخاری: ۶۱۵، مسلم: ۴۳۷]۔

نماز جمعہ کی طرف پہل کرنے میں خصوصی اجر وثواب اور بڑی فضیلت ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا، میرے ساتھ آپ بھی اس حدیث پر غور کریں: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کیا، اور (مسجد پہنچنے میں) جلدی کی، امام کے قریب بیٹھا، خاموش رہا، تو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال روزہ رکھنے اور ایک سال تہجد گذاری کا ثواب ملے گا، یہ بات اللہ کے لئے آسان ہے۔ [المعجم الكبير ۱/۲۱۴، و في معناه الترمذي: ٤٩٦، و ابو داود، والنسائي و ابن ماجه وصححه ابن خزيمه]۔

**جمعہ کے لئے جانے والا ہر قدم ایک سال کے روزے اور ایک سال کے تہجد گذاری کے برابر ہوگا؟ اس سے بڑا فضل اور اجر کیا ہوسکتاہے؟**

اسی طرح نماز کو نکلنے میں پہل کرنا مسجد سے دل لگے رہنے کی علامت ہے، اور اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: (سات قسم کے آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ اپنے سایے میں جگہ دیگا ایسے دن جہاں اللہ کے سایے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا) ان میں سے ایک: (وہ آدمی جو مسجد سے نکلا تو پھر لوٹنے تک اس کا دل مسجد سے لگا رہے)۔ [بخاری، مسلم ۱۰۳۱]۔

## ۵- اذان کا جواب دینا:

ابھی بھی ہم نماز کے پہلے خزانے میں موجود قیمتی اجر وثواب اور بڑے عمدہ نیکیوں کے تلاش میں لگے ہوئے ہیں، اوراذان کا جواب دیتے ہوئے ہم وہ ثواب حاصل کر سکتے ہیں جس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں خبر دی کہ اذان کا جواب دینے والے کواس کے بدلے میں جنت ملے گی۔ آپ بھی میرے ساتھ ان دو حدیثوں پر غور کریں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن الله اکبر الله اکبر کہے تو تم میں سے کوئی جواباً اپنے دل سے الله اکبر الله اکبر کہے اور مؤذن أشهد أن لا اله الا الله کہے تو یہ أشهد أن لا اله الا الله کہے، وہ أشهد أن محمدا رسول الله کہے تو یہ بھی أشهد أن محمدا رسول الله کہے، وہ حي على الصلاة کہے تو یہ لاحول ولا قوة الا بالله کہے پھر جب وہ حي على الفلاح کہے تو یہ لا حول ولا قوة الا بالله کہے جب وہ الله اکبر الله اکبر کہے تو یہ الله اکبر الله اکبر کہے جب وہ لا اله الا الله کہے تو یہ بھی لا اله الا الله کہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔ [مسلم ٣٨٥].

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، جب وہ اذان دے چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس کی طرح کہا (یعنی اذان کا جواب دیا) یقین کے ساتھ تو وہ جنت میں داخل ہوا۔ [احمد ٣٥٢/٢، نسائی: ٦٧٤].

## ٦- اذان کے بعد کی دعا:

اذان کے بعد کی دعائیں پڑھنے کا عظیم ثواب ہے جس سے بہت سے لوگ غافل ہیں،

ہم درجہ ذیل نقاط میں ان کا خلاصہ پیش کرتے ہیں:

## (الف) گناھوں کی بخشش:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اذان کے بعد کہے: أَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبدُهُ وَ رَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولاً وَبِالْاِسْلَامِ دِيناً تو اس کے گناہ بخش دیئے گے۔[مسلم ۳۸٦].

## (ب) قیامت کے دن شفاعت نبی ﷺ:

حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اذان سن کر اس کے بعد کہے: اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ القَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودَنِ الَّذِي وَعَدتَّه تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگی۔[بخاری ٦١٤].

## ۷- نماز کے لئے پیدل جانا:

بے شک نماز کی طرف پیدل چل کر جانے میں بڑا ہی انمول اجر ہے جو ایک مسلمان کی نیکیوں کے بیالنس اکاؤنٹ میں ترقی کا ذریعہ ہے، جسکا خلاصہ ہم ذیل میں پیش کررہے ہیں:

## (الف) جنت میں مہمان نوازی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح یا شام مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے جب بھی صبح یا شام کو جائے۔[مسلم ٦٦٩].

## (ب) گناہوں کا مٹادیاجانا اور درجات کی بلندی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیارے حبیب ﷺ نے فرمایا: جوشخص اپنے گھر میں وضوکر کے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر کی طرف چل پڑے تاکہ اللہ کے فرائض میں سے کوئی فرض ادا کرے، تو اس کے قدم اس طرح (شمار) ہونگے کہ ایک قدم گناہ کو مٹائے گا اور دوسرا قدم درجہ بلند کرے گا۔[مسلم ٦٦٦].

## (ج) سب سے بڑا اجر:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: نماز کے اعتبار سےلوگوں میں سب سے زیادہ اجروالا وہ شخص ہے جواس کی طرف سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے، پھر وہ جو اس سے بھی زیادہ دور سے آتا ہے اور وہ شخص جو امام کے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھنے کے لئے انتظار کرتا ہے، اس شخص سے کہیں زیادہ اجر کا مستحق ہے جو (جماعت کا انتظار کئے بغیر) نماز پڑھ کرسو جاتا ہے۔[بخاری ٦٥١، مسلم ٦٦٢].

## (د) قیامت کے دن پورا پورا نور:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کرآنے والوں کوقیامت کے دن کامل روشنی کی خوش خبری سنادو۔[ابو داود ٥٦١].

## (ہ) خطاؤں کا مٹایا جانا اور گناہوں کی بخشش:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ

بتلاؤں جس سے اللہ تعالیٰ خطائیں مٹا دیتا اور درجے بلند کرتا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں، یارسول اللہ (ضرور بتلایئے) آپ نے فرمایا: ناگواری کے باوجود کامل طریقے سے وضوء کرنا، مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، پس یہی رباط (سرحد پر مورچہ زن رہنے کی طرح) ہے پس یہی رباط ہے۔[مسلم ۲۵۱].

## (و) صدقہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، اور ہر وہ قدم جو (ایک نمازی مسجد کی طرف اٹھا کر) چلتا ہے صدقہ ہے۔[بخاری ۲۸۹۱، مسلم ۱۰۰۹].

## ۸- پہلے صف کی طرف پیش قدمی۔ صف کے دائیں جانب کھڑا ہونا:

## (الف) پہلی صف میں رہنے کی خواہش رکھنا:

اس کی بڑی فضیلت ہے، اس اجر کی تحدید کے بارے میں آپ ﷺ کی خاموشی ہی پہلی صف کی بڑی فضیلت کی دلیل ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ اس فضیلت کو جان لیں جو اذان دینے اور پہلی صف میں ہے، پھر وہ اس پر قرعہ اندازی کے بغیر کوئی چارہ نہ پائیں، تو یقیناً وہ اس پر قرعہ اندازی کریں اور اگر وہ جان لیں کہ اول وقت آنے میں کیا فضیلت ہے، تو وہ ضرور اس کی طرف دوڑ دوڑ کر آئیں۔[بخاری ۶۱۵، مسلم ۴۳۷].

مذکورہ حدیث میں 'یَعْلَمُ' کے مفعول لفظ 'مَا' کو مطلق بیان کیا گیا، اور کیا فضیلت ہے واضح نہیں کیا گیا، تا کہ مبالغہ کا پتہ چلے جس کا کوئی وصف نہیں ہوتا۔ مطلق جو بیان کیا گیا ہے وہ ہے فضیلت کی

مقدار، ورنہ اس کے خیر و برکت کا بیان دوسری اور روایتوں میں واضح ہے۔[فتح الباری ۲/۹۶]۔

## (ب) فرشتوں کی سی مشابہت:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم ایسے صفیں نہیں باندھتے جیسے فرشتے اپنے رب کے پاس باندھتے ہیں؟ تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ! فرشتے کیسے اپنے رب کے پاس صفیں باندھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ پہلے پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور چونہ گچ دیوار کی طرح باہم مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔[مسلم ٤٣٠]۔

## (ج) مردوں کے لئے بہتر صف:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور ان کی سب سے بدتر آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سب سے بہتر ان کی آخری صف اور سب سے بری پہلی صف ہے۔[مسلم ٤٤٠]۔

## (د) پیچھے رہنے والوں کو اللہ ہمیشہ پیچھے ہی رکھنے کی جو وعید اللہ کے نبی ﷺ نے دی ہے اس سے نجات:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب میں (صفوں میں) پیچھے رہنے کا عمل دیکھا تو آپ نے ان سے فرمایا: آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو، اور جو تمہارے بعد کے لوگ ہیں، وہ تمہاری اقتداء کریں، (یاد رکھو) لوگ برابر پیچھے ہٹتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے ہی کر دیتا ہے۔[مسلم ٤٣٨]۔

### (ھ) اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں کی ملأ اعلیٰ میں تعریف فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لئے رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف کے درمیان ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھرتے، ہمارے سینوں اور کندھوں کو ہاتھ لگاتے (یعنی ان کو ٹھیک کرتے) اور فرماتے تم اختلاف نہ کرو (یعنی آگے پیچھے مت ہوؤ) ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے) اور آپ فرمایا کرتے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ ملأ اعلیٰ میں تعریف فرماتا ہے اور اس کے فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو اگلی صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔[ابو داود ٦٦٤]۔

## ۹- سنتِ مؤکدہ کی ادائیگی:

### (الف) سنت مؤکدہ کی ادائیگی پابندی کے ساتھ کرنا جنت میں ایک گھر کے مالک ہونے کا ذریعہ ہے:

حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جو مسلم بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے فرض نمازوں کے علاوہ روزانہ بارہ رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ یا (اس طرح فرمایا) اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔[مسلم: ٧٢٨]۔

(اس حدیث کی راویہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے یہ بات رسول ﷺ سے سنی تب سے ان سنتوں کو نہ چھوڑا، عنبسہ کہتے ہیں جب سے ام حبیبہ سے میں نے یہ بات سنی ان پر عمل کرنا نہ چھوڑا، عمرو بن اوس کہتے ہیں جب سے میں نے یہ بات عنبسہ سے سنی ان کو نہ چھوڑا، نعمان بن سالم کہتے ہیں جب سے میں نے یہ بات عمرو بن اوس سے سنی تب سے ان سنتوں کو نہ چھوڑا۔[از مترجم]

ان سنت مؤکدہ میں سے کچھ تو فرض نماز سے پہلے ہیں اور کچھ فرض کے بعد ہیں جنکا مجموعہ بارہ ہے۔

| | |
|---|---|
| فجر سے پہلے | ۲ |
| ظہر سے پہلے | ۴ |
| ظہر بعد | ۲ |
| مغرب بعد | ۲ |
| عشاء بعد | ۲ |
| **کل سنت موکدہ** | **۱۲** |

## فرض سے پہلے والی سنتیں یہ ھیں:

۱- فجر سے پہلے دو رکعت: عائشہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: (فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہیں۔[مسلم ۷۲۵]۔

میرے ساتھ آپ بھی غور کیجئے کہ فجر کی سنتیں دنیا اور اس میں موجود مال و متاع، بلند و بالا عمارتیں اور عمدہ گاڑیوں وغیرہ سے بھی بہتر ہیں۔

۲-ظہر سے پہلے چار رکعتیں۔

(ایک اور حدیث میں ہے، جو شخص ظہر (کی فرض نماز) سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعتوں کی پابندی کرے اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔[ابوداود ۱۲۹، ترمذی ۴۲۷] از مترجم)۔

## فرض کے بعد والی سنتیں یہ ھیں:

۱-ظہر کے بعد دو رکعتیں۔ ۲-مغرب کے بعد دو رکعتیں۔۳-عشاء کے بعد دو رکعتیں۔

## (ب) عصر سے پہلے چار رکعتوں کی پابندی رسول ﷺ کی دعاء رحمت کا اہل بنائے گی:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رحم کرے اس شخص پر جس نے عصر (کی فرض) سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔[ابو داود ۱۲۷۱، ترمذی ۴۳۰]۔

## ۱۰- اذان اور اقامت کے درمیان دعاء:

نماز کی طرف پہل/جلدی کر کے جانے میں اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنے کا خوش نصیب موقعہ ہاتھ آئے گا، یہ وقت قبولیت دعا کے اوقات میں سے ہے، اور یہ ایسا خزانہ ہے جسمیں دعاء کرنے کو غنیمت سمجھنا انتہائی ضروری ہے، اور مسجد میں ہونے کی مناسبت سے قبولیت کا زیادہ امکان ہے کہ یہ دیگر مقامات کے مقابلہ میں زیادہ فضیلت والی جگہ ہے، اور جب تک وہ نماز کے انتظار میں ہے نماز پڑھنے کا اجر وثواب اسے ملتا رہتا ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے: اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی۔[ترمذی ۲۱۲، ابو داود ۵۲۱، ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)۔

## ۱۱- نماز کا انتظار:

وقت سے پہلے ہی سے نماز کا انتظار کرنا آپ کو بہت سے اجر وثواب کا اہل بنادے گا:

### (الف) آپ کا نماز کے لئے انتظار کرنا نماز کی فضیلت کے برابر ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی ہمیشہ نماز ہی میں

رہتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھے....۔[بخاری ٦٥٩، مسلم ٦٤٩]۔

## (ب) فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اپنے مصلی پر جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے، تب تک وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔اور فرشتے (اس کے لئے یہ) دعا کرتے ہیں: اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما، یہاں تک کہ وہ پلٹ جائے یا ہوا خارج کرے۔[بخاری١٧٦، مسلم٦٤٩]۔

جس شخص کے لئے فرشتے دعا کریں، اللہ اس کے لئے ان کی دعاء کو قبول کرے گا اس کی زیادہ مناسبت ہے۔[الشرح الممتع لابن عثيمين]۔

## (ج) گناہوں کا مٹایا جانا اور درجات کی بلندی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ خطائیں مٹا دیتا ہے اور درجے بلند فرماتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا مشقت اور ناگواری کے باوجود کامل وضوء کرنا، مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا پس یہی رباط ہے، پس یہی رباط ہے۔[مسلم٢٥١]۔

## ۱۲- ذکر و تلاوت قرآن میں مشغولیت:

اول وقت میں مسجد آنے والا مختلف قسم کی عبادتوں کے ذریعے اللہ کا تقرب حاصل کرسکتا ہے، جیسے: ذکرواذکار، تلاوت قرآن، اللہ کی نعمتوں کے بارے میں غوروفکر کرنا اور دنیا اور اس کے غموں سے بے تعلق ہونا، یہ نماز میں پوری توجہ اور اس میں خشوع کے لئے زیادہ قرین ہے۔ برخلاف اس کے جو پیچھے آئے، وہ نماز تو پڑھتا ہے لیکن اس کا دل دنیا کے امور میں منشغل ہوجاتا ہے، پوری طرح نماز میں اپنی توجہ برقرار نہیں رکھ پاتا، بلکہ غالب اوقات میں اس کا دل نماز میں حاضر نہیں ہوتا۔

میرے اسلامی بھائی! شاید میں آپ کے سامنے بعض ایسے سنہری موقعے پیش کروں، کہ جب آپ نماز کا انتظار کررہے ہوں تو ان کے استعمال کے ذریعے آپ کی اپنی سیونگ اکاؤنٹ بڑھ جائے، یہ علی سبیل المثال ہے نہ کہ آپ بس یہی کریں:

### (الف) قرآن کریم کی تلاوت:

| تلاوت کی مقدار | نتیجہ | طریقہ |
|---|---|---|
| ا- ہر نماز کی اذان اور اقامت کے بیچ ۵ صفحات کی تلاوت، اس طرح ہر دن ۲۵ صفحات ہونگے | ہر ۲۴ دن میں ایک بار قرآن ختم ہوگا۔ ان شاءاللہ | سعودی عرب میں طبع شدہ قرآن کے صفحات کی تعداد ۶۰۴ ہے، ۲۵ صفحات × ۲۴ دن = ۶۰۰ صفحے |

| | | |
|---|---|---|
| ۲- نماز کے لئے انتظار کے اوقات مبارکہ میں ہر دن ایک پارے کی تلاوت۔ | ہر تیس دن میں ایک قرآن ختم ہوگا | قرآن کے پارے ۳۰<br>مہینے کے دن ۳۰<br>ہر دن ا پارہ x ۳۰ = دن میں ۳۰ پارے |
| ۳- انتظارِ نماز کے اوقات میں ہر دن تین آیات کی تلاوت (حفظ)۔ | انشاء اللہ آٹھ سال کی مدت میں پورا قرآن حفظ ہوگا | تجربہ |
| ۴- نماز کے لئے انتظار کے اوقات سے فائدہ اٹھا کر ہر دن سوا صفحہ حفظ کرے | انشاء اللہ ڈیڑھ سال میں پورا قرآن حفظ ہوگا | ۶۰۴ ÷ ۱،۲۵ = ۴۸۳،۲ دن<br>۴۸۳،۲ = ۱۶،۱۰۔ یعنی ایک سال چار مہینے دس دن |
| ۵- نماز کے لئے انتظار کے مناسب اوقات میں ہر دن دو صفحے کا حفظ | انشاء اللہ ایک سال میں پورا قرآن حفظ ہوگا | ۶۰۴ = ۳۰۲ دن۔ یعنی دس مہینے ۲ دن |
| ٦- چار مرتبہ سورۃ الکافرون کی تلاوت | قرآن ختم کرنے کے برابر فضیلت | فرمان رسول: قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے اور قل یا ایھا الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر۔[ترمذی ۲۸۹۴، راوی: ابن عمر] |

| | | |
|---|---|---|
| ۷-تین مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت | قرآن ختم کرنے کے برابر فضیلت | حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ کیا تمہارا ایک آدمی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھے؟ یہ بات صحابہ کو گراں معلوم ہوئی، اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ (یعنی کوئی نہیں رکھتا) تو آپ نے فرمایا: قل هو الله احد الله الصمد (آخر تک) تہائی قرآن ہے۔[بخاری ۵۰۱۵]۔ |
| ۸-ایک مرتبہ سورۃ الملک کی تلاوت | گناہوں کی بخشش | فرمان رسول: بے شک قرآن میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیتیں ہیں، وہ ایک آدمی کیں سفارش کی تو اس کی بخشش ہوئی، وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔ [ترمذی ۲۸۹۱، راوی: ابوہریرہ]۔ |

ابھی ہم اجر وثواب کے بستان میں ہی ہیں، آپ میرے ساتھ تلاوت قرآن کے فضیلت پر غور کریں!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جو شخص اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھے اسے اس کے بدلے ایک نیکی ملے گی، ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوگا، میں نہیں کہتا کہ (الم) ایک حرف ہے، لیکن الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔[ترمذی، دارقطنی نے اس کے موقوف ہونے کو راجح قرار دیا]

قرآن میں سب سے چھوٹی سورت کو بطور مثال پیش کرتے ہیں:

سورۃ الکوثر کے حروف کی تعداد ۴۲ ہے، ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو اس طرح ۴۲ کو دس سے ضرب دیا جائے تو ۴۲۰ نیکیاں ہونگی۔

قرآن کی اس چھوٹی سی سورت کے عظیم فضل پر غور کریں، اب اگر آپ انتظار نماز کے وقت میں بہت سے صفحات کی تلاوت کر لیتے ہیں، تو کیا اندازہ ہے کہ کتنی نیکیاں ملیں گی؟

## (ب) اذکار:

| ذکر | فضل / اجر | دلیل |
| --- | --- | --- |
| ۱- ۱۰۰ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا | ہزار نیکیاں ملیں گی، یا ہزار برائیاں مٹ جائنگی | سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تھے کہ آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی روزانہ ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ آپ کے ہم نشینوں میں سے ایک سائل نے پوچھا: ہم میں کا کوئی ایک ہزار نیکی کیسے کما سکتا ہے؟ تب آپ نے فرمایا: سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا ایک ہزار برائیاں مٹادی جائیں گی۔[ مسلم ۲۶۹۸]۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲- (لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَـرِيكَ لَهُ، لَهُ الْـمُلْكُ وَلَـهُ الْـحَـمْـدُ وَهُـوَ عَـلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ) | دس گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب + سونیکیوں کا حصول + سو برائیوں کا مٹا دیا جانا + صبح پڑھو تو شام تک، شام پڑھو تو صبح تک شیطان سے حفاظت | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ (لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُـوَ عَـلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ) کہے، تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملے گا، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائینگی، اسکی سو برائیاں مٹا دی جائینگی، یہ کلمات اس کے لئے اس دن شام تک شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ ہونگے، اور (قیامت والے دن) کوئی شخص اس سے زیادہ فضیلت والا عمل لے کر حاضر نہیں ہوگا، سوائے اس شخص کے جس نے اس سے زیادہ یہ عمل کیا ہوگا۔ [بخاری ۳۲۹۳، مسلم ۲۶۹۱]۔ |

| | | |
|---|---|---|
| ۳- لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه | جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ | ابوموسی اشعریؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتلا دوں؟ میں نے کہا ہاں! کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه. [بخاری ٤٢٠٥، مسلم ٢٧٠٤]۔ |
| ۴- سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِه | اس کے لئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔ | حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِه کہا اس کے لئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔[ترمذی ٣٤٦٤]۔ |
| ۵- مومن مرد و عورتوں کے لئے بخشش کی دعا کرنا | ہر مومن مرد و عورت کے بدلے ایک نیکی | رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مومن مرد وعورتوں کے لئے استغفار کی، اللہ اس کے لئے ہر مومن مرد وعورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔ [طبرانی، صحیح الجامع ٦٠٢٦]۔ |

کیا ہی مناسب ہے ہر مسلمان کے لئے خاص کر منتظر صلاۃ کے لئے کہ اس انتظار کے قیمتی گھڑی کو اس فضیلت والی جگہ (مسجد) میں یہ اذکار کرتا رہے، تاکہ زیادہ سے زیادہ اجر وثواب حاصل کرے۔

## ۱۳- صفوں کو برابر رکھنا:

نماز کی تیاری میں صفوں کی برابری واجب ہے، اوراس کی بہت زیادہ فضیلت ہے:

### (الف) دل اور مقاصد کا اتفاق:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور اپنی صفوں کو درست کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان اختلاف پیدا فرمادے گا۔

[بخاری ۷۱۷، مسلم ٤٣٦]۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں: اس کا معنی یہ ہے کہ تمہارے درمیان بغض وعداوت اور دلوں میں اختلاف ڈال دے گا'۔

صفوں کو برابر نہ کرنا کس قدر گناہ اور مخالفت نبی ہے، یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

### (ب) یہ عمل نماز کو قائم کرنے کے برابر ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوں کو درست رکھو، بے شک صفوں کی درستگی نماز کو قائم کرنا ہے۔[بخاری ۷۲۳]۔

صفوں کو برابر کرنا نماز کے واجبات میں شمار ہوتا ہے، اور نماز کے واجبات کو چھوڑنے والا گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

### (ج) شیطان کو تنگ کرنے کا ذریعہ ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صفوں کو سیدھا کرو،

اور کندھوں کو برابر رکھو اور صفوں کے درمیان خلا کو بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لئے درمیان میں جگہ مت چھوڑو۔[ابو داود ٦٦٦]۔

### (ن) جو صف کو ملائے گا اللہ اسے ملائے گا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث میں ہی آگے اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمایا: جو صف کو ملائے گا اسے اللہ ملائے گا اور جو صف کو توڑے گا اللہ تعالیٰ اسے توڑے گا۔

[ابو داود ٦٦٦]۔

### نماز کے پہلے خزانے (نماز کی تیاری) کا خلاصہ:

| عمل | اجر |
|---|---|
| ا-وضو | (الف) اللہ کی محبت۔(ب) وضو کے پانی کے ساتھ گناہوں کا نکل جانا۔ (ج) قیامت کے دن اعضائے وضو کا چمکنا۔(د) گناہ مٹا دیا جانا اور درجات کی بلندی۔(ھ) گناہوں کی بخشش اور جنت میں داخلہ۔ |
| ۲-وضو کے بعد کی دعا | (الف) جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہونا۔(ب) چمڑے یا کاغذ میں لکھا جانا، پھر اس پر مہر کا ثبت ہونا، جسے قیامت کے دن تک توڑا نہ جائے۔ |
| ۳-مسواک | منہ کو پاک وصاف کرنے والی، رب کو راضی کرنے والی۔ |

| | |
|---|---|
| ۴- نماز کی طرف جلدی کرنا | (الف) بڑی فضیلت، اور بہت خیر و برکت۔ (ب) [جس کا دل مسجد میں لگا رہے] اللہ اس کو اپنے سایہ میں جگہ دینا اس دن جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ (ج) جمعہ کے لئے جانے والے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے کا اور ایک سال کے تہجد گذاری کا ثواب۔ |
| ۵- اذان کا جواب | جنت میں داخلہ، |
| ۶- اذان کے بعد کی دعا | (الف) گناہوں کی بخشش۔ (ب) قیامت کے دن نبی ﷺ کی شفاعت۔ |
| ۷- نماز کے لئے پیدل چل کر جانا | (الف) جنت میں شرف مہمانی۔ (ب) گناہوں کی معافی، درجات کی بلندی۔ (ج) بہت بڑا اجر۔ (د) قیامت کے دن نور کامل۔ (ھ) غلطیوں کا مٹایا جانا، گناہوں کی بخشش۔ (و) ہر قدم کے بدلے صدقہ۔ |
| ۸- پہلی صف اور صف کے دائیں پہلو میں | (الف) فرشتوں کی مشابہت۔ (ب) بہتری۔ (ج) اللہ اور اس کے فرشتوں کی رحمت۔ (د) پیچھے رہنے والوں کے لئے جو وعید ہے اس سے نجات۔ |
| ۹- سنت مؤکدہ کی پابندی | (الف) جنت میں ایک گھر۔ (ب) اللہ کی رحمت (عصر سے پہلے چار رکعت پڑھنے والے کے لئے)۔ |

| | |
|---|---|
| ۱۰-اذان اور اقامت | کے درمیان کی دعا۔ دعا قبول ہوتی ہے۔ |
| ۱۱-نماز کا انتظار | (الف) نماز کے برابر کی فضیلت۔(ب) فرشتوں کا استغفار۔(ج) گناہوں کا مٹایا جانا، درجات کی بلندی۔ |
| ۱۲- صفوں کو سیدھا رکھنا | (الف) دل و مقاصد کا اتفاق۔(ب) نماز کو قائم کرنا ہے۔(د) شیطان کو تنگ کرنا۔(ھ) صف ملانے والے کو اللہ ملائے گا۔ |
| ۱۳- (الف) قرآن کی تلاوت<br>(ب) اذکار | (الف) تلاوت کرتے ہوئے پورا قرآن ختم کرنا۔(ب) قرآن کا حفظ کرنا۔(د) بڑی نیکیاں۔<br>(ب: الف) ہزار نیکیاں ملنا، یا ہزار برائیاں مٹ جانا۔(ب) دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر+۱۰۰ نیکیاں لکھی جائنگی +۱۰۰ برائیاں مٹادی جائینگی + شیطان سے بچاؤ۔(ج) جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ۔ جنت میں ایک درخت کا لگایا جانا۔ |

## دوسرا خزانہ
## نماز کی ادائگی

اس انمول خزانے کا حصول نماز کی ادائیگی کے ذریعے ممکن ہے، اور اس کے مالک بننے کے گُر یہ آپ کے سامنے ہیں:

### ۱-نماز کی فضیلت:

عمومی طور پر نماز کی بڑی فضیلت ہے، اور کچھ نمازوں کی خاص فضیلت ہے، جیسے فجر، عصر اور عشاء......

آیئے ہم اس خزانے کا خلاصہ درجہ ذیل نقاط میں پیش کرتے ہیں:

### ☆ نماز کی عمومی فضیلت:

قرآن وسنت نے نماز کے خزانوں کو کھول کھول کر بیان کیا ہے، ان کو غنیمت جاننا اور ان کی ادائیگی کی خواہش رکھنا واجب ہے تاکہ ہم اپنے اجر وثواب کے اکاؤنٹ کو بڑھا سکیں۔

### (الف) درجات، بخشش اور اچھی روزی کا حصول:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿اَلَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلاۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنَاھُمْ یُنْفِقُونَ، اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَھُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَ مَغْفِرَۃٌ وَ رِزْقٌ کَرِیم﴾

ترجمہ: جو نماز کی پابندی کرتے ہیں، اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے

ہیں، سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لئے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔[سورۃ الانفال: ۳، ٤]۔

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَکَ بِالصَّلاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لاَ نَسْأَلُکَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى﴾.

اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے، اور خود بھی اس پر جما رہ، ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں، آخر میں بول بالا پرہیزگاری ہی کا ہے۔[طٰہٰ: ۱۳۲]۔

## (ب) گناہوں کا مٹایا جانا:

اللہ ذوالجلال کا ارشاد ہے:

﴿وَأَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰى لِلذَّاکِرِينَ﴾

دن کے دونوں سروں میں نماز برپا رکھ اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے۔[سورہ هود: ١١٤]۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کیا خیال ہے تمہارا کہ تم میں سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ نے جواب دیا: نہیں، تب آپ نے فرمایا: یہ مثال ہے پانچ نمازوں کی کہ ان کے ذریعے اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔[مسلم ٦٦٧، بخاری ٥٢٨]۔

نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے: پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرے جمعے تک (کا وقفہ) اور رمضان دوسرے رمضان تک ان (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے، جو اس کے درمیان ہوں گے جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔[مسلم ۲۳۳]۔

### (ج) رحمت:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی فرمانبرداری میں لگے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے﴾[سورۃ النور: ٥٦]۔

### (د) جنت (الفردوس) میں داخلہ:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں، یہی وارث ہیں، جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے﴾[سورۃ المؤمنون: ٩-١١]۔

نیز فرمایا: ﴿اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں، یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے﴾ [سورۃ المعارج: ٣٤، ٣٥]۔

### (ہ) نور

حضرت ابو مالک حارث بن عاصم الاشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر روشنی ہے، قرآن تیرے لئے حجت ہے (اگر اس پر عمل کیا جائے ورنہ) تیرے خلاف دلیل ہے، ہر ایک صبح صبح اپنے کاموں میں نکلنے والا ہے اور وہ اپنے نفس کا سودا کرتا ہے، پس اسے (عذاب سے) آزاد کرنے والا ہے یا اس کو (اللہ کی رحمت سے محروم کر کے) ہلاک کرنے والا ہے۔[مسلم ۲۲۳]۔

نماز مطلق نور ہے اسی لئے متقین کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، جیسے نبی ﷺ کا فرمان ہے: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہیں۔[نسائی ۳۹۴۰، مسند احمد ۲/۲۸۵]۔

## ☆ نماز کی خاص فضیلت:

## فجر، عصر اور عشاء کی نمازیں:

## (الف) دن کے فرشتے اور رات کے فرشتے ان میں حاضر ہوتے ہیں:

اللہ عز وجل کا ارشاد ہے: ﴿اور فجر کا قرآن پڑھنا، یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے﴾[بنی اسرائیل: ۷۸]۔

مفسرین نے کہا: اس سے مراد فجر کی نماز ہے، جس میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یکے بعد دیگرے تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے آتے رہتے ہیں اور یہ عصر اور فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں، پھر وہ اوپر چڑھتے ہیں جو تمہارے ساتھ رہے ہیں، تب اللہ تعالی تمہارے بارے میں ان سے پوچھتا ہے حالانکہ اسے تمہاری خوب خبر ہے، پوچھتا ہے کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر آئے ہیں اور ہم جب ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز میں مصروف تھے۔[بخاری ۵۵۵، مسلم ۶۳۲]۔

## (ب) دخول جنت:

حضرت ابوموسی ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ٹھنڈے وقت (یعنی فجر اور عصر) کے دونمازوں کی پابندی کی، وہ جنت میں داخل ہوا۔[ بخاری ٥٧٤، مسلم ٦٣٥]۔

## (ج) جهنم میں داخل ہونے سے بچے گا:

حضرت ابوزہیر عُمَارہ بن رُؤَیْبَہ ﷜ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جوکوئی سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھتا ہے وہ ہرگز جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔[ مسلم ٦٣٤ ]۔

## (د) اللہ کی حفاظت میں:

حضرت جندب بن سفیان ﷜ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کی امان میں ہوتا ہے، پس اے انسان! تو غور سے دیکھ اللہ تعالیٰ تجھ سے اپنی امان کی بابت کسی قسم کی باز پرس نہ کرے۔[ مسلم ٦٥٧ ]۔

## (ه) اللہ ذو الجلال و الاکرام کا دیدار:

حضرت جریر بن عبداللہ ﷜ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چاند کی طرف دیکھا، چودھویں رات کا چاند تھا اور فرمایا: بے شک تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی دھکا پھیل نہیں ہوگی۔ پس اگر تم میں اس کی طاقت ہو کہ سورج طلوع ہونے کے پہلے اور سورج

غروب ہونے کے پہلے کی نمازوں میں مغلوب نہ ہو (یعنی وہ تم سے چھوٹنے نہ پائیں) تو تم ضرور ایسا کرو۔ [بخاری ۴۳۴۷، مسلم ۶۳۳]۔

## (و) عشاء پڑھنے سے آدھی رات تہجد گذاری کا اور فجر پڑھنے سے پوری رات تہجد گذاری کا اجر:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی، گویا اس نے آدھی رات تہجد میں گذاری، جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی، گویا اس نے پوری رات تہجد میں گذار دی۔ [مسلم٦٥٦، البتہ ابو داود ٥٥٥ اور ترمذی ٢٢١ کے یہ الفاظ ہیں: جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی وہ اس کی طرح ہے جس نے آدھی رات قیام کیا، اور جس نے عشاء اور فجر کی دونوں نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کی وہ اس کی طرح ہے جس نے پوری رات کا قیام کیا]۔

## ۲- باجماعت نماز ادا کرنا:

جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے، اور یہ اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے۔ آپ میرے ساتھ اس حدیث پر غور کریں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ۲۷ درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔[ مسلم ٦٥٠]۔

چونکہ ایک نیکی دس کے برابر ہے، تو جماعت کیساتھ نماز ادا کرنے سے نیکیوں کی تعداد

اس طرح ہوگی: ۲۷×۱۰=۲۷۰ نیکی۔

## ۳- خشوع:

خشوع نماز کی روح ہے، نماز میں جس قدر خشوع ہوگا اسی قدر اجر ہوگا، خشوع کے فوائد ملاحظہ کریں:

### (الف) فلاح (یعنی جنت الفردوس میں داخلے کی کامیابی، جھنم سے نجات)۔

اللہ تعالٰی کا فرمان ہے: ﴿یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی، جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں، جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں﴾ سے اللہ کے اس قول تک: ﴿یہی وارث ہیں، جو فردوس کے وارث ہونگے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے﴾۔[سورة المؤمنون: ۱-۱۱]۔

### (ب) اللہ کی محبت:

اللہ کا فرمان: ﴿(یہ نیک لوگ) ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے، اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے﴾۔[الانبیاء: ۹۰]۔

اللہ کے مومن بندوں میں خشوع ایک قابل تعریف صفت ہے، جو اہل خشوع سے اللہ کی محبت پر دلالت کرتا ہے۔

### (ج) اللہ اپنے سایہ میں قیامت کے دن جگہ دیگا:

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: سات قسم کے ایسے آدمی ہیں جنہیں اللہ اپنے سایہ میں

جگہ دے گا اس دن جس دن سوائے اللہ کے سایے کے کوئی اور سایہ نہ ہوگا، ان میں سے ایک وہ آدمی، جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا پس اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔ [بخاری، مسلم]۔

اس حدیث سے وجہ دلالت یہ ہے کہ: نماز میں خشوع اختیار کرنے والا تنہائی میں ہو تو اس حالت میں رونا غالب آ جاتا ہے بہ نسبت دوسری حالتوں کے، اس طرح وہ ان لوگوں میں شامل ہوتا ہے جنہیں اللہ قیامت کے دن اپنا سایہ نصیب کرے گا۔

## (ل) خشوع نماز کے اجر کو بڑھاتا ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ نماز پڑھتا ہے، لیکن اس کے نامہ اعمال میں اس کی نماز کا دسواں حصہ یا نوواں یا آٹھواں یا ساتواں یا چھٹا یا پانچواں یا چوتھا یا تیسرا یا دوسرا حصہ اجر ہی لکھا جاتا ہے۔ [مسند احمد ۴/ ۳۲۱، ابن حبان نے صحیح کہا ۵/ ۲۱۱]۔

## (ھ) گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم:

اللہ کا فرمان ہے: ﴿خشوع اختیار کرنے والے مرد اور خشوع اختیار کرنے والی عورتیں﴾ پھر اس آیت کے آخر میں فرمایا: ﴿اللہ نے ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے﴾۔ [احزاب: ۳۵]۔

## ۴- دعائے استفتاح: (آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں):

دعائے استفتاح بہت سے ہیں، جن میں سے میں اس دعا کو یہاں ذکر کر رہا ہوں: (اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَ أَصِيلا) یہ بطور مثال ہے - یہ بتانے کے لئے نہیں کہ صرف یہی دعا ہے- اسکے بہت بڑے فضیلت پر غور کریں، کیا آپ جانتے

ہیں کہ وہ فضیلت کیا ہے؟ یقیناً اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک نمازی نے کہا: (الله اکبر کبیرا، والحمد لله کثیرا، و سبحان الله بکرة و اصیلا) (تو نماز کے بعد) آپ ﷺ نے پوچھا یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ اس آدمی نے کہا میں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: میں نے تعجب کیا کہ اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ ابن عمر کہتے ہیں جب سے میں نے اللہ کے رسول سے یہ بات سنی ان کو کہنا نہیں چھوڑا۔ [مسلم ۱۶۰۱]۔

## ۵- سورہ فاتحہ کی تلاوت:

### (الف) قرآن کی سب سے عظیم سورت:

کیا آپ نہیں جانتے کہ جب آپ سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں تو حقیقت میں قرآن کی سب سے عظیم سورت پڑھتے ہیں۔

آپ بھی میرے ساتھ اس حدیث پر غور کریں: حضرت ابو سعید بن معلیٰ کہتے ہیں، میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا، کہ آپ ﷺ نے بلایا، تو میں فوری طور پر حاضری نہ دے سکا لیکن کچھ دیر بعد پہنچ گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ نے فرمایا: کیا اللہ نے نہیں فرمایا: ﴿اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو فوری جواب دیا کرو﴾ [انفال: ۲۴]۔ پھر فرمایا: مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تمہیں ایک ایسی سورت سکھلاؤں گا جو قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے، پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا جب ہم مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے کہا اے اللہ کے

رسول! آپ نے فرمایا تھا کہ قرآن کی عظیم ترین سورت سکھلاؤں گا، آپ نے فرمایا: یہ سبع مثانی (بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا۔[بخاری ٤٤٧٤]۔

## (ب) ثناء و دعاء:

بے شک سورہ فاتحہ اللہ اور بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم ہے پہلے نصف میں اللہ کی ثناء، عظمت وجلالت ہے تو دوسرے نصف میں بندے کی طرف سے دعاء اور سوال ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز (سورہ فاتحہ) کو میرے اور میرے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کی ہے، میرے بندے کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے، پس جب بندہ کہتا ہے: ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ تو اللہ کہتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی، جب بندہ کہتا ہے: ﴿الرحمن الرحيم﴾ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا کی، جب بندہ کہتا ہے: ﴿مالك يوم الدين﴾ تو اللہ کہتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی، جب بندہ کہتا ہے: ﴿اياك نعبد و اياك نستعين﴾ تو اللہ کہتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، اور میرا بندہ جو مانگے وہ اس کے لئے ہے، پس جب بندہ کہتا ہے ﴿اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين﴾ تو اللہ کہتا ہے: یہ میرے بندے کے لئے ہے اور وہ جو مانگے اس کے لئے ہے۔[مسلم ٣٩٥]۔

## ٦- آمین کہنا:

خوشخبری ہے آپ کے لئے اے نمازی بھائی! کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافقت کر جائے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غیر المغضوب علیهم و لا الضالین﴾ کہے تو تم آمین کہو، جس کا یہ قول فرشتوں کے قول سے موافقت کر گیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ ایک اور روایت میں ہے جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے، اور فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں، اس طرح ایک کی دوسرے کے ساتھ موافقت کر جاتی ہے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ [بخاری ٧٨٢، مسلم ٤١٠]۔

## ٧- رکوع:

رکوع کے فوائد میں سے ایک ہے؛ گناہوں کا جھڑ جانا، ختم ہو جانا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جب بندہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو اس کے تمام گناہ اس کے سر اور کاندھوں پر لاد دیئے جاتے ہیں، پس جب بھی وہ رکوع اور سجدے کرتا ہے وہ اس سے گر جاتے ہیں (یعنی اسے بخش دیا جاتا ہے)۔ [بیہقی نے سنن الکبریٰ میں روایت کی ہے ٣/١٠، صحیح الجامع ١٦٧١، الصحیحه للالبانی ١٣٩٨]۔

## ٨- رکوع سے اٹھنے کے بعد کی دعاء:

بے شک رکوع سے اٹھنے کے بعد کی دعا کی بڑی فضیلت اور اس میں بڑا اجر ہے:

**(الف) جس کا یہ قول : "اللھم ربنا لک الحمد" یا "ربنا ولک الحمد" فرشتوں کے قول سے موافقت کر گیا اس کے پچھلے گناہ بخش دئیے گئے:**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام **سمع اللہ لمن حمدہ** کہے، تم کہو: **اللھم ربنا لک الحمد**، جس کا یہ قول فرشتوں کے قول سے موافقت کر جائے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ ایک اور روایت میں ہے تم کہو: **ربنا ولک الحمد**۔ [بخاری ٧٩٦، مسلم ٤٠٩]۔

**(ب) ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کے الفاظ لکھنے کے لئے فرشتوں کا ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنا:**

حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو **سمع اللہ لمن حمدہ** کہتے، (ایک مرتبہ) ایک شخص نے پیچھے سے کہا **ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ**، آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ کس نے یہ کلمات کہے ہیں، اس شخص نے جواب دیا کہ میں نے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کے لکھنے میں وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔ [بخاری ٧٩٩]۔

### ۹- سجدہ:

سجدہ نماز کے تمام اجزاء میں سب سے عظیم ہے اس لئے کہ اس میں اللہ کے حضور انتہائی کمال درجہ کی ذلت وانکساری ہے، اس لئے یہ بہت سارے اجر وثواب سے مالا مال ہے، اس اجر وثواب سے متعلق احادیث پر غور کریں:

## (الف) فلاح (یعنی دخول جنت اور جہنم سے چھٹکارے کی کامیابی):

اللہ کا فرمان ہے: ﴿اے ایمان والو! رکوع، سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ﴾۔ [سورۃ الحج: ۷۷]۔ ابو بکر الجزائری نے اپنی تفسیر 'ایسر التفاسیر لکلام العلی القدیر' میں فرماتے ہیں: ﴿تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ﴾ کا مطلب ہے: کہ تم اس کے ذریعے ایسی کامیابی کے اہل بن جاؤ کہ جس میں جہنم سے چھٹکارا اور جنت میں داخلہ پا جاؤ۔

## (ب) اللہ کی طرف سے فضل اور اس کی رضامندی اور قیامت کے دن نور:

اللہ کا فرمان ہے: ﴿محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحم دل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے﴾۔ [سورۃ الفتح: ۲۹]۔

شیخ سعدیؒ نے اپنی تفسیر 'تیسیر الکریم الرحمٰن....' میں ﴿ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں: ان کی کثرت وحسنِ عبادت کی وجہ سے ان کے چہروں پر ایسا نشان پڑا کہ نماز کی وجہ سے ان کا باطن جس طرح روشن ہوا ہے، ویسے ان کا ظاہر عظمت وجلالت سے روشن ہوا۔

## (ج) درجه کی بلندی، گناه کا مٹایاجانا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بکثرت سجدے کرنے کو لازم پکڑو، بے شک جب کبھی تو اللہ کے لئے کوئی سجدہ کرتا ہے اللہ اس کے بدلے تیرا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ مٹاتا ہے۔ [مسلم٤٨٨]۔

## (د) نبی کریم ﷺ کی رفاقت:

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گزارتا تھا، پس میں آپ کو وضوء کے لئے پانی اور ضرورت کی کوئی اور چیز لادیتا۔ (ایک دن آپ نے خوش ہوکر) فرمایا: مجھ سے کچھ مانگ لے، میں نے کہا: میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ جنت میں آپ کی رفاقت نصیب ہو جائے، آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ کچھ اور؟ میں نے کہا: بس وہی۔ آپ نے فرمایا: پس تم سجدوں کی کثرت کے ساتھ اپنے لئے میری مدد کرو۔ [مسلم٤٨٩]۔

## (ه) دعا کی قبولیت کا موقع:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے رب سے سب سے

زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، اس میں دعا بہت زیادہ کیا کرو۔[مسلم ۴۸۲]۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: اور یہ سجدہ اس میں بہت زیادہ دعا کرو، پس تمہاری دعاؤں کے قبولیت کا اس میں زیادہ امکان ہے۔[مسلم]۔

## (و) گناہوں کا جھڑ جانا (بخش دیا جانا).

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بندہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو اس کے سارے گناہ اس کے سر اور کاندھوں پر لاد دیئے جاتے ہیں، پس جب بھی وہ رکوع اور سجدے کرتا ہے وہ اس سے گر جاتے ہیں (یعنی بخش دیئے جاتے ہیں)۔[بیہقی نے سنن الکبریٰ میں روایت کی ہے ۳/۱۰، صحیح الجامع ۱۶۷۱]۔

## (ز) جن اعضاء پر سجدہ ہوتا ہے، انہیں آگ نہیں کھاتی:

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے آگ پر حرام قرار دیا کہ وہ سجود کے نشان کو کھائے۔[بخاری ۸۰۶، مسلم ۱۸۲]۔

وہ اس طرح کہ جب اللہ مومنین کو معاف نہ کریگا اور ان کے پاس کوئی اور نیکیاں بھی نہ ہوں گی جو برائیوں پر غالب آئیں تو وہ اپنے گناہوں کے بقدر آگ میں عذاب دئے جائیں گے لیکن اعضائے سجود جو قابل احترام ہیں انہیں آگ کھائے گی نہ ان اعضائے سجود پر اس آگ کا کوئی اثر ہوگا۔[الشرح الممتع علی زاد المستقنع لابن عثیمینؒ ج ۳]۔

## ۱۰- پہلا تشہد: آسمان و زمین میں اللہ کے جتنے نیک

## بندے ہیں، ان سب کے برابر اجر:

پہلے تشہد میں عظیم فضل ظاہر ہوتا ہے ان دعائیہ کلمات میں جو تشہد کی دعا میں ہیں: السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین، تو اب آپ بھی میرے ساتھ غور کریں:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم کہو: "التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاته السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ" جب تم یہ دعا پڑھتے ہو تو گویا تم نے آسمان وزمین میں موجود ہر نیک بندے کو سلام کیا۔[بخاری ۸۳۱]۔

جن وانس اور فرشتوں میں سے زندہ ومردہ سارے نیک بندے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب کے لئے یہ دعا کرنا کہ وہ ہر آفت ونقصان سے بچے رہیں اس کا کتنا فائدہ ہے اس کے لئے اللہ کی اس کرم ونوازش پر غور کریں کہ آپ نے جن جن نیک بندوں کے لئے سلامتی کی دعا کی ہے ان سب کے بدلے اللہ آپ کو ایک ایک نیکی دے گا۔

## ١١- آخری تشہد: (نبی ﷺ پر درود):

نبی محمد ﷺ پر درود بھیجنے پر بہت سا اجر اور بہت زیادہ نیکیاں ملیں گی، ان میں سے:

## (الف) اللہ اور فرشتوں کی اقتداء:

اللہ کا فرمان ہے: ﴿اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو

تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو﴾[سورۃ الاحزاب:٥٦]۔

## (ب) دس گنا اجر کا حصول:

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔[مسلم٤٠٨ ، ابو داود ١٥٣٠]۔

## (ج) دس نیکیاں لکھی جائیں گی +دس برائیاں /گناہ مٹادی جائیں گی:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ایک مرتبہ مجھ پر درود پڑھ لے اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے، ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: اس کے دس گناہ مٹادیتا ہے، ایک اور روایت میں ہے: اس کی دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں۔[احمد٢٤٦٧، ١١٥٦٠، ١٥٧٥٩، اور حاکم۔ حاکم نے صحیح کہا]۔

## ١٢- سلام سے پہلے دعا:

سلام سے پہلے دعا کی فضیلت میں کوئی اور چیز نہ ہوتی تو بھی اتنا ہی کافی تھا کہ وہ دعا کی قبولیت کا موقع ہے، اس طرح کہ نمازی نماز کی حالت میں ہوتے ہوئے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوکر، اس سے سرگوشی کررہا ہے تو یہ موقعہ دعا کی قبولیت کے زیادہ مناسب ہے۔

حضرت علی ﷛ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ (تشہد میں) التحیات للہ..... پڑھے، پھر اللہ سے مانگنے کے لئے جو مناسب دعا چاہتا ہے اختیار کرے، ایک اور روایت میں ہے: جو دعا چاہے اختیار کرے۔[مسلم٤٠٢ ، بخاری٨٣٥]۔

حضرت ابو امامہ ﷜ سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ کونسی/کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے بیچ پہر میں اور فرض نمازوں کے 'دُبر' میں۔[ترمذی ۳٤۹۹]۔

'دُبرالصلاۃ' کا اطلاق غالب اوقات میں سلام سے پہلے پر ہوتا ہے۔

نماز میں دوسرے خزانے کا خلاصہ درجہ ذیل نقشہ سے سمجھئے:

| عمل | اجر |
|---|---|
| ۱-نماز کی فضیلت | (الف) درجے، بخشش اور عزت کی روزی۔ (ب) گناہوں کا مٹایا جانا۔(ج) رحمت۔(د) جنت (الفردوس) میں داخلہ۔(ھ) نور۔(و) دن ورات کے فرشتوں کی حاضری[فجر وعصر میں]۔(ز) جنت میں داخلہ [فجر،عصر]۔(ح) جہنم میں داخلہ سے روک[فجر،عصر]۔(ط) اللہ کی حفاظت میں[فجر]۔(ی) اللہ کا دیدار[فجر،عصر]۔(ک) آدھی رات تہجد گذاری کے برابر[عشاء]، پوری رات تہجد گذاری کے برابر[فجر]۔ |
| ۲-باجماعت نماز کی ادائیگی | ۲۷۰ نیکیاں (۲۷×۱۰ نیکیاں)۔ |
| ۳-نماز میں خشوع | (الف) جنت کی کامیابی، جہنم سے نجات۔(ب) اللہ کی محبت۔(جس دن سوائے اللہ کے سایے کے کوئی اور سایہ نہ ہو اس دن اللہ سایہ دے گا۔(د) نماز کے اجر کی زیادتی۔(ھ) گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم۔ |

| | |
|---|---|
| ۴-دعائے استفتاح | آسمان کے دروازوں کا کھلنا۔ |
| ۵- سورہ فاتحہ کی تلاوت | (الف) قرآن کے سب سے بڑی سورت کو پڑھنے کا اجر۔ (ب) اللہ اور بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم۔ (ثناء+ دعاء)۔ |
| ۶-آمین | گناہوں کی بخشش |
| ۷-رکوع | گناہوں کا جھڑ جانا |
| ۸- رکوع کے بعد کی دعا | (الف) گناہوں کی بخشش۔ (ب) اس کو لکھنے کے لئے فرشتوں کا جلدی کرنا۔ |
| ۹-سجدہ | (الف) کامیابی [جنت کی کامیابی، جہنم سے چھٹکارا]۔ (ب) قیامت کے دن اللہ کا فضل اس کی رضامندی اور نور۔ (ج) ایک درجہ کی بلندی، ایک گناہ کا مٹایا جانا۔ (د) جنت میں رسول ﷺ کی صحبت۔ (ھ) گناہوں کا جھڑ جانا۔ (و)[مومن گناہگاروں کے] اعضاء کو آگ کا نہ کھانا۔ |
| ۱۰- پہلا تشہد | اللہ کے جن نیک بندوں کو آپ نے سلام کیا ان سب کا اجر |
| ۱۱- دوسرا تشہد اور نبی ﷺ پر درود | (الف) اللہ اور فرشتوں کی اقتداء۔ (ب) اجر کا دس گنا تک بڑھ جانا۔ (ج) دس نیکیوں کا لکھا جانا، دس برائیوں کا مٹایا جانا۔ |
| ۱۲-سلام سے پہلے دعا | دعا کے قبولیت کا موقعہ۔ |

## تیسرا خزانہ
## نماز کے بعد کے اذکار و افعال

نماز کے بعد والے اذکار کے صیغے مختلف ہیں اور ان کے اجر و فضیلتیں بھی مختلف ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

(الف) **گناہوں کی بخشش:** ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۴ بار اللہ اکبر اور ایک بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہے، ۳۳ بار اللہ اکبر کہے، ۳۳ بار الحمد للہ کہے پس یہ ۹۹ ہوئے پھر سو پورا کرنے کے لئے کہے: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر تو اس کے گناہ اگر سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تب بھی بخش دئے جائیں گے۔ [مسلم ۵۹۷]۔

(ب) فضل و درجات اور نعمتوں کا حصول + دخول جنت + (۱۵۰۰) نیکیاں = سبحان اللہ (۱۰) مرتبہ + الحمد للہ (۱۰) مرتبہ + اللہ اکبر (۱۰) مرتبہ:

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ کر کہنے لگے اے اللہ کے رسول! دولت مند لوگ درجات اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں لے گئے، آپ نے پوچھا وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا: وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں، وہ جہاد کرتے ہیں، جیسے ہم جہاد کرتے ہیں اور وہ اپنے زائد مال سے صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس مال نہیں (کہ ہم صدقہ کریں)، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جس کے ذریعے سے تم اپنے سے آگے بڑھنے والوں کو پالو اور اپنے بعد والوں سے تم بڑھ جاؤ اور کوئی تم سے زیادہ فضیلت والا نہ ہو، مگر وہی جو تمہارے جیسا یہ عمل کرے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! ضرور بتلایئے، آپ نے ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہو۔ [بخاری/ الدعوات/ الدعاء بعد الصلاۃ/ ۶۳۲۹]۔

حضرت عبداللہ بن عمرو ﷛ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں، کہ جو کوئی مسلمان ان پر پابندی اختیار کرلے وہ جنت میں داخل ہوگا، وہ ہیں تو بڑے ہلکے مگر ان کو بجالانے والے کم ہیں: ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ، دس بار اللہ اکبر، یہ زبان پر ۱۵۰ ہیں اور میزان میں ۱۵۰۰ ہیں۔ [ابوداود ۵۰۶۵، ترمذی ۳۴۱۰، نسائی ۱۳۴۷، ابن ماجہ ۹۲۶]۔

زبان پر ۱۵۰ کا نقشہ یہ ہے: دس بار سبحان اللہ + دس بار الحمد للہ + دس بار اللہ اکبر = ۳۰۔

۵×۳۰ (نمازیں) = ۱۵۰۔

میزان میں ۱۵۰۰ کا نقشہ یہ ہے: ۱۵۰×۱۰ نیکیاں = ۱۵۰۰ نیکیاں۔

## (ج) آیت الکرسی - جنت میں داخلہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اس کو جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی سوائے موت کے۔

[صحیح الجامع ٦٤٦٤]۔

یعنی اس کے اور جنت میں داخلہ کے درمیان صرف موت رکاوٹ ہے۔[الوابل الصیب من الکلم الطیب، لابن القیم الجوزیہ ص ١٥٢]۔

## (د) سنت مؤکدہ کی پابندی - جنت میں ایک گھر:

اس سے پہلے ہم جان چکے ہیں کہ سنت مؤکدہ ۱۲ رکعت ہیں۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے فرض نمازوں کے علاوہ روزانہ بارہ رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے، یا اس طرح فرمایا: اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ [مسلم ٧٢٨]۔

نماز کے تیسرے خزانے کا خلاصہ ذیل کے نقشہ سے سمجھ سکتے ہیں:

| | |
|---|---|
| ۱-سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر ولا الہ الا اللہ... | گناہوں کی بخشش+فضل و درجات اور نعمتوں کا حصول+ جنت میں داخلہ+۱۵۰۰ نیکیاں۔ |
| ۲-آیت الکرسی کا پڑھنا | جنت میں داخلہ |
| ۳-سنت مؤکدہ کی ادائیگی | جنت میں ایک گھر |

مطبعة النرجس التجارية

مطبعة النرجس التجارية
NARJIS PRINTING PRESS
تلفون: ٢٣١٦٦٥٣ - فاكس: ٢٣١٦٨٦٦
E-mail: narjiscpp@yahoo.com